

## 3408- ایسی عورتوں کے قصے جنہوں نے قبل اسلام کے بعد اپنے کافر خاوندوں کو چھوڑ دیا

سوال

مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان عورت کسی کافر سے شادی نہیں کر سکتی، ایک بہن اسلام لانے والوں کی فہرست میں شامل ہو کر اسلام قبول کر لے جائے اور یہ پوچھتی ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم خاوند کے بارہ میں کیا کرے جس نے اسے بغیر کسی مشکل کے اسلام قبول کرنے کی اجازت دی اور یہ بھی کہا کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت بھی اسلامی طریقے پر کرے لیکن جب اس نے ہم سے پوچھا تو ہم نے اسے جواب دیا یا تو اس کا خاوند اسلام قبول کر لے یا پھر وہ اس پھوڑ کر علیحدہ ہو، لیکن افسوس کچھ لوگ یہ تسلیم نہیں کرتے میں آپ سے گزش ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیش آنے والے واقعات بھیجیں جن میں مسلمان عورتوں نے اپنے مشرک خاوندوں سے علیحدگی کر لی میرے اعتقاد میں یہ بھی ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے یہ لوگ مطمئن ہوں گے کہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے حلال اور جائز نہیں کہ وہ کسی ایسے غیر مسلم کی عصمت میں رہتے ہوئے اس کی بیوی بھی رہے اگرچہ وہ اس کے قبول اسلام میں مشکلات نہ بھی ڈالے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله

1- مسلمان عورت کا غیر مسلم کے نکاح کے متعلق جو کچھ سوال میں کہا گیا ہے اس پر کوئی غبار نہیں اور وہ صحیح ہے۔

ا- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[۱] اور مشرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اہنی عورتیں نہ دو جتی کہ وہ ایمان لے آئیں تو پھر نکاح کر دو۔ البقرۃ (221)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

قولہ تعالیٰ [۱] اور نکاح میں نہ دو۔ یعنی مسلمان عورت کا مشرک کے ساتھ نکاح نہ کرو، اور امت کا بھی اس پر اجماع ہے کہ مشرک شخص بھی بھی مومن عورت کا خاوند نہیں بن سکتا اس لیے کہ اس میں اسلام پر عیب اور نقص ہے۔ تفسیر القرطبی (72/3)۔

ب- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[۲] یہ عورتیں ان کے لیے اور نہ بھی وہ مردان عورتوں کے لیے حلال ہیں۔ الْمُحْكَم (10)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں :

مشرک کیا عیسائی عورت جب مسلمان ہو اور وہ ذمی یا حربی کافر کی بیوی ہونے کے متعلق بیان کا باب ہے۔

عبدالوارث خالد سے اور وہ عکرمتہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا :

اگر عیسائی عورت اپنے خاوند کے اسلام قبول کرنے سے کچھ دیر قبل اسلام قبول کر لے تو وہ اس پر حرام ہوگی۔۔۔۔۔

اور امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

اگر خاوند یوئی کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے تو وہ اس سے شادی کر سکتا ہے

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**[نہ وہ (مسلمان عورتیں) ان (کافروں) کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ کافر مردان عورتوں کے لیے حلال ہیں۔]**

اور حسن بھی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے :

حسن اور قاتدہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ : مجوہی میاں یوئی دونوں مسلمان جو بائیں تو وہ اپنے نکاح پر ہی رہیں گے اور اگر ان میں سے ایک بھی پہلے مسلمان ہو اور دوسرا انکار کر دے تو ان کی آپس میں جدا ہی ہوگی اور وہ اپنی یوئی کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔

صحیح بخاری، دیکھیں فتح الباری (421/9)۔

2- ذیل میں چند ایک مثالیں پیش کی جاتی ہیں :

1- دور بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ابو العاص بن ربع کے ساتھ ہوئی توجہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا تو نکاح فرض ہونے کی بنابر اپنے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں اور جب ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف واپس کر دیا۔

دیکھیں سنن ترمذی حدیث نمبر (1143) سنن ابو داود حدیث نمبر (2240) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2009)۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند احمد (1879) اسے صحیح قرار دیا اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس کی سندی کوئی حرج نہیں۔

اس میں صحیح مسئلہ یہی ہے کہ ایسی صورت میں خاوند کو تجویز نکاح کی ضرورت نہیں۔

اور اگر وہ اس کے نکاح میں ہی ہو تو پھر خاوند اس کا زیادہ حق دار ہے لیکن اگر عدت گزر جائے تو یوئی آزاد ہے کہ وہ خاوند کے مسلمان ہونے کے بعد اس کے پاس جانے یا کسی اور سے نکاح کر لے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے :

اہل علم کے ہاں اس حدیث پر عمل یہ ہے کہ جب یوئی خاوند کے قبل اسلام قبول کر لے اور خاوند بعد میں اس کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے تو اس کا خاوند زیادہ حق دار ہے۔

امام مالک بن انس، امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے۔ دیکھیں سنن ترمذی حدیث نمبر (1142)

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

اگر کافرہ عورت مسلمان ہو جائے اور اس کی عدت کے اندر اندر خاوند مسلمان نہ ہو تو علماء اس پر متفق ہیں کہ اس کے خاوند کا ابھی بیوی پر کوئی حق نہیں۔ دیکھیں : التہیید (23/12)۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

لیکن جس پر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس حالت میں نکاح موقوف ہو گا، اگر تو عدت ختم ہونے سے قبل خاوند بھی مسلمان ہو جائے تو وہ اس کی بیوی ہے لیکن اگر عورت کی عدت ختم ہو جائے (اور خاوند مسلمان نہ ہو) تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ جس سے چاہے نکاح کر لے، اور اگرچاہے تو وہ اس کے اسلام قبول کرنے کا انتظار کرے اور قبول اسلام کے بعد اس سے تجدید نکاح کے بغیر اس کی بیوی ہو گی۔ زاد المعاو (5/137-138)۔

2- اور طلحہ بن عبد اللہ کی بیوی اروی بنت ریحہ بن حارث بن عبدالمطلب اسلام قبول کرنے کی وجہ سے خاوند سے علیہہ ہو گئی پھر انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کر لی اور وہ بھی کافر سے مسلمان ہو چکے تھے اور اپنی کافرہ بیوی کو پھر اتنا، تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دی۔ تفسیر قرطبی (18/65-66)۔

3- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی تو ان کا مہربی اسلام تھا۔

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبل مسلمان ہوئی تھی تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انسیں شادی کا پیغام بھیجا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں : اگر اسلام قبول کرو تو میں تیرے ساتھ نکاح کر لیتی ہوں لہذا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو گے تو ان کے درمیان یہی مہر تھا۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3340)۔

4- اور اسی طرح ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور جو کہ صفوان بن امیہ کی بیوی تھی خاوند سے پہلے مسلمان ہو گئی اور صفوان بن امیہ بعد میں مسلمان ہوئے تو ان کی بیوی واپس آگئی۔ موطا امام بالک حدیث نمبر (1132)۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

اس حدیث کا مجھے تعلم نہیں کہ کسی صحیح طریق سے یہ متصل ہو اور یہ حدیث اہل سیرت کے ہاں معروف و مشور ہے، اور ابن شہاب اہل سیرت کے امام اور عالم ہیں اور اسی طرح امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ بھی۔

ان شاء اللہ اس حدیث کی شہرت سند سے زیادہ قوی ہے۔ التہیید (12/19)۔

5- اور امام حکیم بنت حارث بن حشام جو عکرمہ بن ابو محل کی بیوی تھی مسلمان ہو گئی تو ان کا نکاح فتح ہو گیا، پھر عدت کے اندر ہی عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی مسلمان ہو گئے تو وہ اپنے خاوند کے پاس آگئیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ (4/107)۔

واللہ اعلم۔